

پہلی بات : اس دنیا میں اچھے برے ہر قسم کے لوگ موجود ہیں۔ ان میں بے شمار ایسے بھی ہیں جو بھلائی کے کام کرتے ہیں اور پریشان حال لوگوں کے دکھ درد میں کام آتے ہیں۔ کسی دانا کا قول ہے، ”بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔“ ہر دور میں ایسی شخصیات پائی جاتی رہی ہیں جو اپنی بے پناہ ذہانت اور خداداد صلاحیتوں سے انسانیت کی بڑی خدمات انجام دیتی ہیں۔ حکیم اجمل خاں کا شمار ایسی ہی اہم شخصیات میں ہوتا ہے۔ ذیل کے سبق میں ان کے کارناموں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

جان پہچان : قاضی عبدالغفار ۱۸۹۸ء میں مراد آباد کے ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم مدرسے میں ہوئی۔ مراد آباد کے اسکول سے میٹرک کا امتحان پاس کر کے انھوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ایف۔ اے میں داخلہ لیا۔ نائب تحصیلدار کے عہدے سے ترقی کر کے وہ اسپیشل مجسٹریٹ کے عہدے تک پہنچے تھے۔ قاضی عبدالغفار اردو کے ایک صاحب طرز ادیب، صحافی اور سوانح نگار کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ انھوں نے جمہور، صباح اور پیام جیسے مشہور روزنامے نکالے تھے۔ ان کی تصنیفات میں ’لیل‘ کے خطوط، مجنوں کی ڈائری، نقشِ فرنگ، پندار کا صنم کدہ اور ’حیاتِ اجمل‘ اہم ہیں۔ ۱۹۵۴ء میں ان کا انتقال ہوا۔

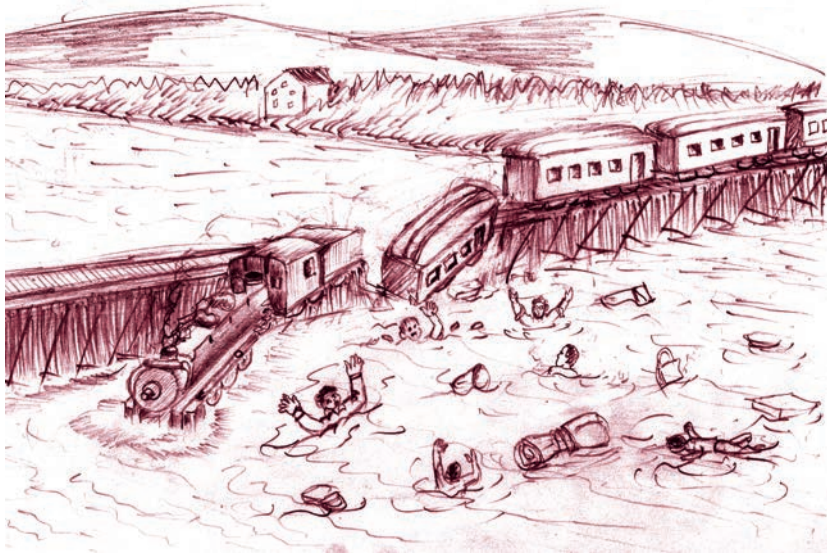
حکیم اجمل خاں ہماری جنگِ آزادی کے مشہور رہنما تھے۔ وہ ۱۱ فروری ۱۸۶۸ء کو دلی میں پیدا ہوئے۔ دلی کے اہم حکیموں میں ان کا شمار کیا جاتا تھا۔ اپنے پیشے میں مہارت کی وجہ سے وہ پورے ہندوستان میں پہچانے جاتے تھے۔ حکیم صاحب بڑے باکمال انسان تھے۔ ان کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ کم عمری ہی میں انھوں نے قرآن حفظ کر لیا تھا۔ انھوں نے عربی اور فارسی کی تعلیم گھر میں مکمل کی تھی۔ انھیں بچپن سے کتبِ بنی کا شوق تھا۔ گھنٹوں کتابیں پڑھتے رہتے۔ کھانے پینے کا بھی ہوش نہ رہتا۔ انھیں ورزش کا بھی شوق تھا۔ انھوں نے اپنے گھر میں اکھاڑا بنایا تھا جہاں وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ورزش کرتے۔

حکیم اجمل خاں خاندانی حکیم تھے۔ ان کے والد حکیم محمود خاں نے دلی میں ایک طبیہ مدرسہ جاری کیا تھا جہاں یونانی علاج کے طریقوں کی تعلیم دی جاتی تھی۔ والد کے انتقال کے بعد مدرسے کی ذمہ داری حکیم اجمل خاں پر آ گئی۔ انھوں نے اس مدرسے کی ترقی کے لیے بڑی محنت اور جدوجہد کی، یہاں تک کہ اس مدرسے کو کالج بنا دیا۔ اس کالج کے لیے انھوں نے اپنی تمام املاک وقف کر دی تھیں۔

حکیم صاحب ایک مالدار شخص تھے۔ پورے ملک میں ان کی ٹکر کا دوسرا حکیم نہ تھا۔ نوابوں اور راجاؤں سے ماہوار ہزاروں کی رقمیں بندھی ہوئی تھیں۔ دلی سے باہر جانے کی روزانہ ایک ہزار روپے فیس مقرر تھی۔ حکیم صاحب کی زندگی تو رئیسانہ تھی مگر انھوں نے دولت کی محبت کو دل میں جگہ نہ دی تھی۔ ان کی نظر میں امیر غریب سب برابر تھے۔ وہ نوابوں اور راجاؤں سے تو ہزاروں روپے فیس وصول کرتے تھے لیکن دلی اور اس کے آس پاس کے غریبوں کے گھر جاتے تو معاوضے میں ایک پیسا نہ لیتے تھے۔ اکثر انھیں ٹوٹی پھوٹی جھونپڑیوں میں خدمت کرتے دیکھا گیا۔ یہاں تک کہ ان کے مریض جب تک تندرست نہ ہو جاتے، حکیم صاحب ان کے لیے پرہیزی کھانے کا بھی انتظام کرتے تھے۔ بلاشبہ ان میں انسانی ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

ایک دفعہ حکیم صاحب رام پور سے دلی جا رہے تھے۔ برسات کا زمانہ تھا، بارش شدت سے ہو رہی تھی۔ حکیم صاحب کی ٹرین جس پل سے گزرنے والی تھی، وہ کمزور تھا۔ جوں ہی ٹرین پل پر پہنچی، پل ٹوٹ گیا اور انجن ندی میں گر گیا۔ ڈبے ٹوٹنا شروع ہو گئے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ٹھیک حکیم صاحب کے ڈبے پر آکر ٹرین رُک گئی۔ ندی میں ڈوبنے والوں کی چیخ پکار سے ایک کہرام مچ گیا۔ حکیم صاحب ٹرین سے اترے اور ننگے پاؤں جا کر قریب کے ایک باغ سے لوگوں کو بلایا اور ڈوبنے والوں کی جان بچانے کی کوشش میں لگ گئے۔ جتنے لوگ نکلتے جاتے، ان کے پیٹ سے پانی نکلتا رہے۔ اپنے کپڑے ان مصیبت کے ماروں میں بانٹ دیے۔ حکیم صاحب کو بے سرو سامانی کی حالت میں پیدل مروہ اسٹیشن جانا پڑا۔ یہ اس بڑے آدمی کی زندگی کا ایک اہم واقعہ ہے۔ ان کی زندگی ایسے بہت سے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔

حکیم صاحب بڑے حوصلہ مند اور باہمت انسان تھے۔ اپنے سامنے موت کو دیکھ کر بھی وہ خوف زدہ نہ ہوتے۔ ایک بار شمالی ہند میں زبردست زلزلہ آیا۔ حکیم صاحب اپنے مطب میں مصروف تھے۔ زلزلے کے پے در پے جھٹکے محسوس ہوتے ہی مریض اور حاضرین اٹھ کر بھاگنے لگے۔ آدھے منٹ کے بعد جب لوگوں کو ہوش آیا تو انھوں نے دیکھا کہ حکیم صاحب بدستور اپنی جگہ پر بیٹھے ہیں۔ ان کے صبر و ضبط نے بھاگنے والوں کو شرمادیا۔ جلد ہی مطب کا کام اس طرح جاری ہو گیا گویا کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔



حکیم صاحب کو اپنے وطن سے بے حد محبت تھی۔ انھوں نے ملک کی آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ عدم تعاون کی تحریک میں گاندھی جی کے کندھے سے کندھا ملا کر کام کیا۔ جلد ہی ان کا شمار ملک کے اہم رہنماؤں میں ہونے لگا۔ ان کی قومی خدمات کے سبب

انھیں کانگریس کا صدر بنایا گیا۔ حکیم صاحب کو تعلیم سے بڑا لگاؤ تھا۔ وہ قوم کی ترقی کے لیے تعلیم کو ضروری سمجھتے تھے۔ علی گڑھ میں مولانا محمد علی جوہر، ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور حکیم اجمل خاں کی کوششوں سے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے نام سے ایک قومی درس گاہ قائم کی گئی۔ حکیم صاحب اس کے پہلے امیر جامعہ منتخب ہوئے۔ وہ آخر دم تک اس عہدے پر فائز رہے۔



حکیم صاحب ہندو مسلم اتحاد کے بڑے حامی تھے۔ وہ جانتے تھے کہ اس اتحاد کے ذریعے ہی انگریزوں سے آزادی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کے لیے وہ جی توڑ محنت کرتے۔ جہاں کہیں ان دونوں فرقوں کے درمیان نا اتفاقی ہوتی، حکیم صاحب وہاں پہنچ کر صلح صفائی کرواتے۔ ملک کی آزادی کے لیے ملک کے تمام لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جوڑے رکھنے کو انھوں نے اپنا مشن بنا لیا تھا جس میں انھیں خاطر خواہ کامیابی ملی۔ حکیم صاحب ایک دردمند دل کے مالک تھے۔ وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔ غریبوں سے کوئی فیس نہ لیتے بلکہ انھیں دوائیں بھی مفت دیتے تھے۔ رمضان میں ان کے دسترخوان پر روزانہ سیکڑوں لوگ کھانا کھاتے تھے۔ کئی بیواؤں اور یتیموں کو ان کے یہاں سے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا تھا۔ وہ جو کچھ کماتے اسے اپنے عزیزوں، غریبوں اور قومی کاموں میں خرچ کر دیتے۔ وہ طبی اور قومی خدمات کی وجہ سے مسیح الملک کے خطاب سے مشہور ہوئے۔ حکیم صاحب ۲۹ دسمبر ۱۹۲۷ء کو چونسٹھ برس کی عمر میں اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ ان کی قومی اور ملی خدمات رہتی دنیا تک ان کے نام کو زندہ رکھیں گی۔

معانی و اشارات

Vice chancellor	وائس چانسلر	-	امیر جامعہ	Skillful, expert	کمال والا	-	باکمال
Enmity	عداوت، دشمنی	-	نا اتفاقی	Condition	حالت	-	عالم
Sympathetic	ہمدرد	-	دردمند	Gym	ورزش کا میدان، جم خانہ	-	اکھاڑا
	ملک کامسیحا	-	مسیح الملک		علاج کا ایک طریقہ	-	یونانی علاج
Messiah of the nation				Unani treatment			
	حکومت یا عوام کی طرف سے دیا ہوا نام	-	خطاب		فلاحی کام کے لیے دے دینا	-	وقف کرنا
Title				Grant for charity			
	ختم ہونے والی دنیا	-	جہان فانی		کچھ سامان / چیز پاس نہ ہونا، خالی ہاتھ	-	بے سروسامانی
World, transitory, mortal				To be without means	ہونا		
Courageous	بہادر	-	حوصلہ مند	Continuous	مسلل	-	پے درپے
Dispensary, clinic	دواخانہ	-	مطب		مدد نہ کرنے کی تحریک	{	عدم تعاون کی تحریک
				Non-cooperation movement			

مشق

- ۲۔ حکیم اجمل خاں نے ریل حادثے کے متاثرین کی مدد کس طرح کی؟
- ۳۔ کس واقعے سے پتا چلتا ہے کہ حکیم صاحب بڑے حوصلہ مند اور باہمت انسان تھے؟
- ۴۔ حکیم اجمل خاں نے ہندو مسلم اتحاد کے لیے کیا کوششیں کیں؟
- ۵۔ حکیم صاحب کی قومی اور طبی خدمات پر روشنی ڈالیں۔

کوشش کر کے دیکھیے۔ Try it

- حکیم اجمل خاں سے متعلق کچھ الفاظ دیے ہوئے ہیں۔ ان کے سامنے سبق سے مکمل جملہ تلاش کر کے لکھیے۔

Some words are listed below referring to Hakeem Ajmal Khan. Write complete sentences pertaining to those words from the lesson.

رہنما، ذہانت، شوق، کتب بینی، زندگی، جشن، مشہور

- ذیل میں چند الفاظ دیے ہوئے ہیں۔ ان کے اردو یا انگریزی مترادفات لکھیے۔

Write the Urdu/English translation.

امیر جامعہ، مشن، یونانی علاج، فیس، مطب، اکھاڑا، کالج، ٹرین

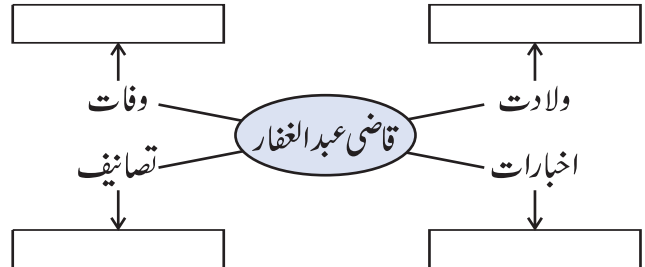
زورِ قلم Power of writing

- نزولے کی تباہ کاریاں، اس عنوان پر مضمون لکھیے۔

Write an essay on 'Disasters of earthquake'

جان پہچان کی مدد سے ذیل کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

Complete the web with the help of 'jaan pehchaan'.



ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

- ۱۔ طبیہ مدرسہ کس نے جاری کیا؟
- ۲۔ طبیہ کالج میں کون سی تعلیم دی جاتی تھی؟
- ۳۔ طبیہ کالج کی ترقی کے لیے حکیم صاحب نے کیا کیا؟
- ۴۔ حکیم صاحب کے دہلی سے باہر جانے کی فیس کتنی تھی؟
- ۵۔ حکیم اجمل خاں نے کس تحریک میں عملی حصہ لیا تھا؟
- ۶۔ حکیم اجمل خاں قوم کی ترقی کے لیے کس بات کو ضروری سمجھتے تھے؟
- ۷۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کن لوگوں کی کوششوں سے قائم ہوئی؟
- ۸۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پہلے امیر جامعہ کا نام لکھیے۔
- ۹۔ حکیم اجمل خاں اپنی قومی اور طبی خدمات کے لیے کس نام سے مشہور ہوئے؟

مختصر جواب لکھیے۔ Answer in short.

- ۱۔ کن واقعات سے پتا چلتا ہے کہ حکیم اجمل خاں میں انسانی ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا؟

Write a report regarding an accident that occurred in your presence.

لغت کا استعمال Exploring dictionary

☆ 'ملک' اس لفظ پر زیر، زبر، پیش لگا کر نئے الفاظ بنائیے اور ان کے معنی لغت سے تلاش کر کے انہیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔



بول چال Conversation

☆ درج ذیل محاوروں / لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

Make sentences using the following idioms and phrases.

- ۱۔ ہوش نہ رہنا
- ۲۔ وقف کر دینا
- ۳۔ کوٹ کوٹ کر بھرا ہونا
- ۴۔ کھرام مچنا
- ۵۔ جی توڑ محنت کرنا

زور بیان Explanation

☆ آپ کے سامنے پیش آنے والے کسی حادثے کی روداد بیان کیجیے۔

اسم کیفیت

ذیل کے جملوں کو پڑھ کر خط کشیدہ لفظوں پر غور کیجیے۔

- ۱۔ اپنے پیشے میں مہارت کی وجہ سے وہ پورے ہندوستان میں پہچانے جاتے تھے۔
 - ۲۔ انہیں ورزش کا بھی شوق تھا۔
 - ۳۔ مدرسے کی ذمہ داری حکیم اجمل خاں پر آئی۔
- ان مثالوں میں الفاظ 'مہارت، شوق، ذمہ داری' کے معنی آپ جانتے ہیں۔ یہ اسم ہیں مگر کتاب، گھر، ندی، جیسے اسموں کی طرح ہم انہیں دیکھ نہیں سکتے۔ ان کے بارے میں صرف سوچ سکتے ہیں۔ ایسے اسموں کو **اسم کیفیت (Qualitative noun)** کہا جاتا ہے۔

ذیل کے جملوں میں اسم کیفیت تلاش کر کے لکھیے۔

- ۱۔ انہوں نے مدرسے کی ترقی کے لیے بڑی محنت اور جدوجہد کی۔
- ۲۔ ان میں ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔
- ۳۔ ان کے صبر و ضبط نے بھاگنے والوں کو شرمادیا۔

آئیے زبان سیکھیں

(Learning Language)

اسم جمع

درج ذیل جملوں کو پڑھ کر خط کشیدہ لفظوں پر غور کیجیے۔

- ۱۔ انہوں نے مدرسے کی ترقی کے لیے بڑی محنت کی۔
 - ۲۔ وہ قوم کی ترقی کے لیے تعلیم کو ضروری سمجھتے تھے۔
- پہلے جملے میں لفظ 'مدرسے' اور دوسرے جملے میں 'قوم' کے معنی پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان لفظوں سے کوئی ایک شخص مراد نہیں بلکہ 'مدرسہ' ایسا لفظ ہے جس میں کئی لوگوں (بچوں، استادوں وغیرہ) کو شامل سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح 'قوم' کے معنی میں بھی بے شمار لوگ شامل ہیں۔ یہ الفاظ اسم ہیں اور ایک سے زیادہ افراد کے لیے بولے جاتے ہیں اس لیے ایسے اسم کو **اسم جمع (Collective noun)** کہا جاتا ہے۔ دوسری مثالیں: فوج، جماعت، کارواں وغیرہ۔
- پڑھے گئے اسباق سے اسم جمع کی چند مثالیں تلاش کر کے لکھیے۔